[illegible]

الحمد للہ کہ در تائید رد السکین مؤلفہ جناب مولانا محمد ظہیر احسن محدث نیموی

Pm 1356

تردید السیف
الیٰ
راس اہل الحیف

مؤلفہ جامع الفضائل جناب سید ابو البقا محمد یوسف صاحب بسمل عظیم آبادی

باہتمام خاکسار محمد عبد القادر

در احسن المطابع واقع پٹنہ طبع گردید

لہ حضرت مولف جناب مولوی محمد بخش خانصاحب رحیم بخش حیدرآبادی ... مطبع ... مشہور و معروف ...

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد امیدوار مغفرت پروردگار بادی شہید ابوالبقا محمد یوسف عظیم آبادی ولد جامع الحسنات مجمع البرکات سخنور سعید فاضل جمیل جناب حکیم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دام فیضہ حضرات ناظرین باتمکین کی خدمت مین عرض کرتاہے کہ جب علامہ زمن محدث کامل الفن جناب مولانا محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی نے رسالہ حبل المتین فی الاخفاء بآمین کی تائید مین رسالہ رد السکین لکھکر شائع کیا اور جناب محمد سعید صاحب بنارسی مولف السکین کے بہتانات و اغلاط کی قلعی کھولدی تو جناب بنارسی نے جاہلون مین نام کرنے کو بعض باتون کا اوٹ پٹانگ جواب موسوم بہ سیف الموحدین علی عنق راد السکین چھپواکر شائع کیا۔ حضرات ناظرین رسالے کے نام ہی سے حضرت کی تہذیب کا اندازہ کر سکتے ہین مگر ایسکا شکوہ ہی بیکار ہے جو شخص اپنے مذہب کے علما کی شان مین سخت کلامی کر چکا ہو وہ علماء احناف کے حق مین جو کچھ نہ کہے وہی تعجب ہے اب اگر ادھر سے بھی کوئی شوخ کلمہ سرزد ہو تو قابل عفو ہے کردہ خویش آمدہ پیش۔ بہرکیف بمفاد اسکے ع جواب جاہلان باشد خموشی۔ سکوت ہی مناسب تھا مگر اس خیال سے کہ عوام دھوکے مین نہ پڑین اور جہلا انکے دام تزویر مین نہ آجائین قلم اٹھاکر اپنا جوہر دکھاتا ہون اور آپکی سیف کو رد کرکے آپ ہی پر چلا دیتا ہون اور اس رسالے کا نام تردید السیف الی اہل الحیف رکھتا ہون وما توفیقی الا باللہ۔

بحث صلوۃ وسلام

حبل المتین مین آنحضرت کے لئے صلوۃ اور آپ کے آل و اصحاب وغیرہم کے لئے سلام اختیار کیا

گیا ہے - بنارسی صاحب جنکے انوکھے اعتراضات قابل نمایش گاہ ہوا کرتے ہین یون معترض ہوئے
کہ قرآن مین یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہے - سلام کو جو ترک کیا تو
خلاف قرآن کیا - حضرت شوق نے ردّ السکین مین لکھا کہ اور علما کو جانے دیجیے خود آپ کے اُستاد
جناب میان صاحب دہلوی معیار الحق مین لکھتے ہین و نصلی علی نبیک الخ دیکھیے یہان صرف
نصلی ہے نسلم نہین ہے تو کیا مولف معیار الحق نے بھی خلاف قرآن مجید و فرقان حمید کیا ہے
جب بنارسی صاحب نے دیکھا کہ بیڈھب پڑی شرم وحیا بالاے طاق رکھکر بات یون بنائی کہ جناب
میان صاحب دونون کے عامل ہین ایک کو اونھون نے زبان مبارک سے ادا کیا یعنی سلام کو
اور صلوۃ کے لکھنے پر اکتفا فرمایا" اہو ہو ہو حضرات ناظرین ذرا اس جواب کی داد دین اور ضرور داد دین
ہمین تو ایسے مہمل اعتراض اور رزیل تاویل کا جواب لکھتے ہوے عار آتی ہے - اور سب سے زیادہ تعجب یہ کہ
خود معترض صاحب رسالہ کشف الستور وغیرہ مین حامداً و مصلیا علی النبی الکریم لکھ جاتے ہین
اور پھر بھی دوسرون پر اعتراض کرتے ہین انا للہ وانا الیہ راجعون - دوسرا جواب یون دیا گیا
ہے کہ خود آنحضرت نے اللہم صل علی محمد نماز مین پڑھنے کو تعلیم فرمایا ہے کیا یہ درود شریف بھی
مخالف قرآن پاک ہے معترض صاحب اسکا جواب یون دیتے ہین کہ کیا التحیات مین سلام حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پر نماز مین نہین پڑھا جاتا الخ جناب والا آپ وجہ استدلال سمجھے نہین اور آئین بائین
شائین اوڑانے لگے مطلب یہ ہے کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صلوۃ تعلیم کی اور زبان
مبارک سے ادا فرمائی اوسوقت تو آپ نے ترک سلام کیا - اور صرف صلوۃ پر اکتفا فرمائی - یا جو
شخص خارج نماز صرف یہ درود پڑھیگا وہ تو مخالف قرآن ٹھہریگا - ہان جناب آپنے مولف معیار کے
کلام کی تو یون تاویل فرمائی کہ سلام کو زبان مبارک سے ادا کیا - اب ذرا یہ ارشاد ہو کہ جب آپ کے
نزدیک صلوۃ بغیر سلام اور سلام بغیر صلوۃ درست نہین تو صحابہ رضی وقت ملاقات آنحضرت کو سلام
کس طرح کیا کرتے تھے - اب آپ شتاب کچھ جواب دیدینا چاہیے یہی کہدیجیے کہ جی مین صلوۃ بھی
کہہ لیا کرتے تھے - آدمیان گم شد ملک خدا خر گرفت -

حدیث حمیدی

حدثنا سفیان بن عیینۃ نا سعید المقبری عن ابی ہریرۃ قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین رفع صوتہ وقال امین حتی یسمع
من یلیہ من الصف الاول معترض صاحب نے اس حدیث پر یون خامہ فرسائی کی ہے

کہ سفیان بن عیینہ نے مقبری سے کچھ اخذ نہیں کیا ہے کیونکہ علامہ ذہبی نے میزان میں لکھا ہے
قلت ما احسب ان احداً اخذ عنہ فی الاختلاط فان ابن عیینۃ اتاہ فرای لعابہ
یسیل فلم یحمل عنہ۔ رد السکین میں نہایت عمدگی سے اسکا جواب دیا گیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے
کہ اس عبارت سے بعد الاختلاط عدم اخذ سفیان ثابت ہوتا ہے نہ قبل اختلاط معترض صاحب
نے چالاکی سے رد السکین کی پوری تقریر نقل نہیں کی اور سوال گڑھ کے بعض علما کے پاس
بھیجدیا جسکی سمجھ میں جو آیا جواب لکھا۔ آپ نے وہی تحریریں جنمیں خدا جانے کیا کیا گڑبڑ ہوئی
کی ہے پیش کی ہیں مگر اتنا نہ سمجھے کہ بعض علما کا یہ جواب کہ نفس عبارت اس سے ساکت ہے کہ
پہلے روایت کی ہو یا نکی ہو،، آپ کے دعوے کے خلاف ہے کیونکہ آپ نے علامہ ذہبی کی اسی
عبارت عدم اخذ کی دلیل ٹھہرائی ہے رہی یہ بات کہ سفیان بوقت وفات سعید ۱۳ یا ۱۴ یا ۱۸ برس
کے تھے اور سعید چار برس قبل وفات مختلط ہو چکے تھے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بھی سفیان کا
سن کچھ کم نہیں محدثین نے تو چار پانچ برس والے کا سماع معتبر رکھا ہے چنانچہ علامہ ابن حجر
مکی نے خیرات الحسان میں لکھا ہے والصواب الذی علیہ جمہور المحدثین واستقر
علیہ العمل ان الصغیر اذا میز صح سماعہ وان کان خمس سنین او اقل۔ اب
معترض صاحب یہ فرمائیں کہ اگر ہم اونھیں کے ہم مذہب علما کی یہ تحریر دکھائیں کہ ذہبی کی اس
عبارت سے عدم اخذ ثابت نہیں تو اپنی غلطی کا اقرار کرینگے یا نہیں۔ کیا ظلم کی بات ہے کہ روایت
مذکورہ میں تحدیث کی تصریح موجود ہے آپ اصل کتاب کی طرف مراجعت تو کرتے نہیں اور خواہ مخواہ
شاخیں نکال رہے ہیں۔

حدیث سکتین

ابوداؤد میں ہے حدثنا مسدد نا یزید نا سعید نا قتادۃ عن الحسن ان سمرۃ بن
جندب و عمران بن حصین تذاکرا فحدث سمرۃ بن جندب انہ حفظ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سکتتین سکتۃ اذا کبر و سکتۃ اذا فرغ من قراءۃ غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین فحفظ سمرۃ وانکر علیہ عمران بن حصین الخ اس حدیث پر معترض
نے عجیب مہمل اعتراضات کئے تھے جنکا جواب رد السکین میں موجود ہے اونمیں سے ایک اعتراض
یہ ہے کہ یزید راوی ضعیف ہیں آپ سے رد السکین میں پوچھا گیا کہ اس نام کے بہتیرے
رُواۃ ہیں آپ کس یزید کو سمجھے ہیں حضرت معترض کو اتنی تمیز کہاں کہ کون یزید ہیں یہ کہہ کے ال

کہ راوی یزید کی تعئین کی مجکو کچھ ضرورت نہین ا! سبحان اللہ آپ ضعیف ہونے کا دعوی بیتقی
کرین اور پھر یہ ارشاد فرمائین کہ مجکو کچھ ضرورت نہین۔ بہتر آپ مجھسے سُنئے کہ یہ یزید بن زریع
ہین خود ابوداؤد کی اکثر روایات مین تصریح موجود ہے چنانچہ باب فی کراھیة البزاق فی
المسجد مین یہ روایت موجود ہے حدثنا مسدد ثنا یزید بن زریع عن سعید الجریری
عن ابی العلاء الخ اب ہم ایسی روایت پیش کرتے ہین کہ ابوداؤد کی او سی روایت کے کل راوی
موجود ہین۔ امام بخاری نے جزء رفع الیدین مین روایت کی ہے حدثنی مسدد قال ثنا
یزید بن زریع عن سعید عن قتادة عن الحسن الخ تذکرة الحفاظ مین ہے مسدد بن مسرھد
دمشق ابی نظا لحجة ابو الحسن الاسدی البصری سمع جویریة بن اسماء وحماد
بن یزید ویزید بن زریع وطبقتھم کہئے اب معلوم ہو گیا کہ نہین کہ مسدد کے شیخ یزید بن
زریع ہین۔ افسوس کا مقام ہے کہ ایک دریدہ دہن جکو علم سے کچھ مس نہو بے سمجھے بوجھے اتنے بڑے
جلیل القدر محدث کو جسکے حق مین ثقة ثبت لکھا ہو۔ ضعیف ہونے کا عیب لگا ئے۔ ہمین
زیادہ تر تعجب اس سے ہے کہ آپ ایک اشتہار مین حبل المتین کی نسبت لکھتے ہین کہ خاکسار نے
نہایت بسط کے ساتھ اس رسالے کا جواب لکھکر جناب میان صاحب کو سنایا جناب میان صاحب
نے اس رسالے کو بہت پسند فرمایا!! افسوس جس رسالے مین ایسی ایسی جاہلانہ مہمل باتین ہون او سکو
آپ کے جناب میان صاحب سنکر پسند فرمائین حق یہ ہے کہ آپ بھی بدنام ہوئے اور آپنے جناب
میان صاحب کو بھی بدنام کیا۔ ابھی کیا ہوا ہے دیکھئے آیندہ کیسی دھجیان اوڑائی جاتی ہین۔
رہا آپ کا یہ قول کہ ابوداؤد کی یہ روایت شاذ مردود ہے دو سکتہ بعد فراغ کل قراة تھا نہ بعد
ولا الضالین۔ یہ قتادہ کا وہم ہے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ روایت نہ شاذ ہے نہ مردود ہان
آپکا قول البتہ مردود ہے۔ کل روایات کی تطبیق مجھسے سنئے۔ جس روایت مین اذا فرغ من
القرأة ہے قرأت سے مراد قرأت فاتحہ ہے اور جہان سکتة عند الرکوع ہے وہان سکتہ ثالثہ
مراد ہے کل روایات کے ملانے سے تین سکتے نکلتے ہین اور قتادہ کی روایت شاذ کیونکر ہو سکتی ہے
باسناد صحیح انکے متابع یونس بن عبید موجود ہین سنن دارقطنی مین ہے حدثنا ابو حامد
الی قولہ عن یونس بن عبید عن الحسن قال قال سمرة بن جندب حفظت سکتتین
عن رسول اللہ فی الصلوة وقال الحسین بن سعید قال سمرة حفظت عن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سکتتین فی الصلوة سکتة اذا کبر الامام حتی یقرأ وسکتة

اذا فرغ من قرأة فاتحة الكتاب الخ۔ اب وجہ مذاکرہ یہ ہے کہ سمرہ نماز مین تکبیر افتتاح اور ولا الضالین کے بعد سکتے کیا کرتے تھے لوگ انپر معترض ہوئے اونھون فعل نبوی کا حوالہ دیا مگر عمران وغیرہ نے انکار کیا آخر یہ جھگڑا ابی بن کعب کے یہان پیش کیا گیا۔ ابی بن کعب نے سمرہ کی موافقت کی چنانچہ مسند امام احمد مین ہے حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا ہشیم ثنا منصور ویونس عن الحسن عن سمرة بن جندب انه كان اذا صلى بهم سكت سكتتين اذا افتتح الصلوة واذا قال ولا الضالين سكت ايضا هنية فانكروا ذلك عليه فكتب الى ابى بن كعب فكتب اليهم ابى ان الامر كما صنع سمرة۔ یہ اثر دار قطنی مین بھی مروی ہے اس سے صاف ثابت ہو گیا کہ ولا الضالین کے بعد کا سکتہ بہت صحیح ہے۔ حضرت یہ معرکہ علم و تحدیث ہے بے پر کی اوڑانے سے کچھ کام نہین چلتا۔

بحث سکوت ابی داود

حبل المتین مین لکھا گیا ہے کہ ابو داود جس حدیث پر سکوت کرتے ہین وہ اونکے نزدیک صحیح ہوتی ہے۔ صاحب سکین کو ان باتون کی کیا خبر یون خامہ فرسا ہوئے کہ یہ ابو داود پر افترا ہے۔ اسکے جواب مین خود ابو داود کا قول دیکھایا گیا معترض صاحب نے جسکی تاویل کر دی اب ہم ایسی امثلہ پیش کرتے ہین کہ حضرت بغلین جھانکنے لگین گے۔ نصب الرایہ مین حافظ زیلعی نے لکھا ہے وقول صاحب الكتاب وما رواه الشافعي ضعفه ابو داود هذا غير صحيح فان ابا داود روى حديث القلتين وسكت عنه فهو صحيح عنده على عادته في ذلك۔ معترض صاحب سے ایسی باتونکا انکار ہو جائے تعجب نہین مگر تعجب اون طلبات سے ہے جنھون نے آپ کے رسالہ سکین کو قبل طبع دیکھا یا سنا پھر بھی ایسی ردی باتین رہنے دین۔ یا تو اونھین خود خبر نہ تھی یا دیدہ و دانستہ بیجا اعتراضات کے روادار ہوئے۔ حق یہ ہے ع این خانہ تمام آفتاب است۔

اثر طحاوی

معانی الآثار طحاوی کے اثر کے متعلق ضروری ابحاث رد السکین مین موجود ہین۔ رہی یہ بات کہ سعید ابن مرزبان کی کنیت ابو سعید بھی تھی معترض صاحب کا یہ قول ہرگز قابل التفات نہین عام کتب رجال مین انکی کنیت ابو سعد کے طبقہ مین ہونا نہ ابو سعید کے طبقہ مین صاف اس امر پر دال ہے کہ اونکی کنیت ابو سعید نہ تھی اگر ہوتی تو یقال ابو سعید بھی لوگون نے لکھدیا ہوتا چنانچہ ابو سعد ازدی کی نسبت لوگون نے ویقال ابو سعید لکھدیا ہے۔ معترض صاحب یا تو اونکی کنیت ابو سعید کے طبقہ مین دکھائے یا

Prog. — 13561 HL 12293 H

تصریحات الاکابر جس کیجیے کہ اونکی کیفیت اونسے کیا تھی اور یون اگر کہین ابو سعد کے عوض ابو سعید چھپ گیا ہے تو اس سے کیا ہوتا ہے سہو کاتب سے ابو سعد سے ابو سعید ہو جانا کچھ جائے تعجب نہیں - جب آپ ہمارے ان دو باتون میں سے کوئی بات نہ ہوگی اوسوقت ہم اوس اثر کے کل رُوات کی توثیق ثابت کر دینگے - اور ابو بکر بن عیاش کی نسبت جب علامہ ذہبی نے اپنا قول وهو صالح الحديث لکھدیا ہے تو اونکی روایت حسن کے درجے سے ہرگز کم نہیں ہو سکتی - آپ یہ باتیں کیا جانیں اپنے جناب میان صاحب سے دریافت فرمالیجیے کہ وہ کیا فرماتے ہیں - اور حافظ زیلعی وغیرہ کا نصف اثر نقل کرنا سیر کیونکر دال ہو سکتا ہے کہ بقیہ عبارت اصل کتاب میں نہیں - بار بار علما کا دستور چلا آتا ہے کہ بقدر ضرورت عبارت حدیث نقل کر دیا کرتے ہین چنانچہ مشکوۃ ہی کو دیکھ جائیے کہ کتنی حدیثین باختصار اومین درج ہین افسوس کہ حضرت شوق نے قلمی نسخون کے علاوہ علامہ سیوطی کی جمع الجوامع سے بھی ثابت کر دیا مطلوبین ولا بالتعوذ ولا بامین کا اثر ضرور ہے اور آپ ایک نسخہ بھی دیکھا نہیں سکتے جسمین یہ جملہ ہو پھر بھی مرغی کی ایک ٹانگ وہی اگلی بانگ لگاتے چلے جاتے ہین -

بحث قولوا

حبل المتین میں لکھا گیا ہے کہ قولوا جہر پر ہرگز دال نہیں ورنہ چاہیے کہ درود کو بھی زور سے پڑھا کرین کیونکہ حدیث میں قولوا اللهم صل على محمد آگیا ہے - اسکا جواب معترض صاحب نے سکین میں یہ دیا کہ درود تابع التحیات ہے اور التحیات کا آہستہ پڑھنا ثابت ہے لہذا درود بھی آہستہ پڑھا جاتا ہے - پھر اسکے بعد آپنے آنحضرت کی آہستہ درود پڑھنے کا دعوی کیا اسپر رد السکین میں لکھا گیا کہ کسی حدیث سے آنحضرت کا آہستہ درود پڑھنا ثابت نہیں آپ کیا اگر آپ کے جمیع ہم مشرب مل کے چاہین کہ حدیث سے درود آہستہ پڑھنا ثابت کرین تو مشکل ہے - معترض صاحب اسکے جواب میں ارشاد فرماتے ہین کہ درود آہستہ پڑھنے کو ہم نے زور شور سے السکین کے ص ۹ مین ثابت کیا گیا ہے - واہ جناب آپ نے خوب ہی ثابت فرمایا ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد - صلوۃ کا تابع التحیات ہونا اوسکی کیفیت یہ ہے کہ جناب شاہ صاحب مرحوم بدور الاہلہ میں لکھتے ہین کہ احادیث مصرح اند بحل تشہد و بانکہ تشہد کجا بتوان گفت در احادیث وارده بتعلیم کیفیت صلوۃ ذکر الفاظش در تشہد نیست غرضکہ آپ حضرات کے نزدیک محل درود متعین ہی نہیں پھر تبعیت یعنی چہ - بہر کیف آپ حدیث سے اخفاء درود شریف ثابت نکر سکے اور قیامت تک انشاء اللہ ثابت نکر سکینگے - اب جمیع حضرات غیر مقلدین کو پکار کر کہدیا جاتا ہے کہ یا تو اسکے قائل ہو جائین کہ قولوا بحالت اطلاق جہر پر دال نہیں امام بخاری کا استدلال غلط ہے یا بجواے حدیث قولوا اللهم صل على محمد الخ درود کے جہر کے بھی قائل ہو جائین ابھی کیا ہوا ابھی تو پچھلی بھی دیکھ لیا ابن حجر کی قلعی کھلتی ہے اور کیسی کیسی فاش غلطیان ثابت ہوتی ہین

ابحاث متفرقہ

معترض صاحب جب کچھ جواب بن نہیں پڑتا تو ناسخ کی تحریف کاتب کا سہو بتانے لگتے ہین مثل تنبیہ
کے صفحہ ۹ مین ابن خزیمہ کی جو روایت نقل کیگئی ہے اوسکی نسبت حضرت نے یہ تحریر فرمایا کہ ابن خزیمہ مین یہ
حدیث نہیں ہے بلکہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے۔ جب یہ دیکھا گیا کہ حافظ منذری کی ترغیب مین
ابن خزیمہ کا حوالہ موجود ہے اوسکے جواب مین آپ یون گلفشانی فرماتے ہین کہ ترغیب مطبوعہ مین جو یہ روایت
ابن خزیمہ سے نقل ہوئی ہے ہو سکتا ہے کہ کسی ناسخ کو وہم ہوگیا ہو ابن مردویہ کا ابن خزیمہ بنا دیا ہو اور کیا
ہوسکنے کی ایک ہی کہی ترغیب مین بعد نقل روایت یہ عبارت موجود ہے رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ
اگر اصل مین ابن مردویہ ہوتا تو فی تفسیرہ ہوتا نہ فی صحیحہ بندۂ خدا ابن مردویہ کی صحیح کہان ہے
یون کیون نہیں سمجھتے کہ یہ حدیث ابن خزیمہ نے بھی روایت کی ہے اور باختلاف الفاظ و تغایر کلمات
ابن مردویہ نے بھی آپ خواہ مخواہ وہم ناسخ کو کیون دخل دے رہے ہین۔ امام طحاوی کے شیخ سلیمان
بن شعیب کیسانی کی نسبت آپنے جو احتمالات فاسدہ نکالے ہین وہ بجز مضحکۂ طفلان کچھ اور نہین
ناظرین رد السکین آپ کی بددیانتی خوب سمجھ گئے ہونگے۔ تمت

نتیجۂ فکر سخنور کامل جناب سید شاہ حکیم محمد محفوظ الحق صاحب [illegible] عظیم آبادی شاگرد حضرت شوق کی

شد جو واصل بر سیف الملحدین	نافت حسن آبرو و دین حق	گشت سال الشیخ از [illegible] ۱۳ ہجری	رد [illegible] ۱۳ [illegible]

اشتہار

بالفعل آثار السنن نام ایک کتاب حدیث شریف مین قابل درس بطور مشکوۃ مختلف کتب
احادیث سے انتخاب کرکے تنقید اسانید کے ساتھ مع التعلیق الحسن علی آثار السنن
مین لکھ رہا ہون جو حنفیہ کے لئے نہایت بکار آمد ہے۔ بفضلہ کتاب الطہارۃ تمام ہوچکی کتاب الصلوۃ
کے بھی اکثر ابواب لکھے جاچکے۔ میرا قصد ہے کہ ہندوستان کے نامی کتب خانون کے علاوہ مصر و روم و
حجاز کی قلمی کتابون سے بھی اسمین مدد لیجائے۔ اور پورے طور پر مکمل کرکے چھپوائی جائے۔ امید کہ جن صاحب
کے پاس حدیث شریف کی کوئی نایاب قلمی کتاب ہو وہ مجھے مطلع فرمائین اگر مجھے ضرورت ہوگی خود
پہونچکر اوس سے مستفید ہونگا۔

المشتہر

خادم حدیث نبوی محمد ظہیر احسن شوق نیموی از شہر پٹنہ۔ شاہ [illegible]

KBOPL
U297.2 T27-
HL12793H